جلد ۲۶ | مورخہ ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۳ فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۴۴

مساجد کی حفاظت کے لئے قانون کی ضرورت

مسجد شہید گنج کے قضیہ نے پنجاب کی دو بڑی اقوام میں جو ناچاقی پیدا کر دی ہے۔ وہ تو افسوسناک ہے ہی۔ قانونی الجھنوں نے جو صورت رونما کر دی ہے وہ مسلمانوں کے لئے حد درجہ تشویشناک ہے۔ کیونکہ از روئے قانون ایک مسجد میں جو خدا تعالےٰ کی عبادت کے لئے وقف کی جاتی ہے۔ اور ایک عام جائداد میں کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا جس طرح عام جائداد پر بارہ سال تک قبضہ مخالفانہ رکھنے والا اس کا مالک قرار دیا جا سکتا ہے اور مروجہ قانونِ میعاد اس کے قبضہ کو جائز قرار دے دیتا ہے۔ اسی طرح ایک مسجد پر بارہ سال سے زائد عرصہ تک قابض رہنے والا شخص بھی اس پر دائمی قبضہ کر سکتا ہے گویا مروجہ قانون کی نگاہ میں مسجد کو عام جائداد کی حیثیت ہی حاصل ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ مسجد کی تقدیس کے پیش نظر یہ بہت بڑا سقم ہے۔ اور جس رنگ میں مسلمانوں پر اس سقم کا اظہار ہوا ہے۔ وہ قطعاً فراموش کر دینے کے قابل نہیں ہے۔ بلکہ وہ مسلمانوں کی مذہبی اور ملی حیثیت سے مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ جلد سے جلد اس نقص کو دور کرایا جائے۔ اور یہ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ مروجہ قانون میں تبدیلی کرانے کے لئے سرگرم جد وجہد کی جائے۔ کیونکہ اب سوال صرف مسجد شہید گنج کی حفاظت کا نہیں رہ گیا۔ بلکہ تمام مساجد کی حفاظت اور ان کے احترام و تقدیس کے قیام سے متعلق ہو گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مسجد ہمیشہ مسجد رہتی ہے۔ خواہ اس کا متولی کوئی ہو۔ اور اس کے متعلق عدالت نے خواہ کچھ فیصلہ کیا ہو۔

اس مسودہ قانون کے متن میں بتایا گیا ہے۔ کہ اب چونکہ جس اسلامی قانون کے مطابق مساجد وقف کی جاتی ہیں۔ اس کی عمل پذیری کے متعلق شبہات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور دعوےٰ کیا گیا ہے کہ ۱۲ سال کے قبضہ مخالفانہ کے بعد ایسی مساجد اپنی اصلیت کھو بیٹھتی ہیں۔ اور چونکہ اس قسم کے شبہات کا ازالہ اور قانون کا اعلان ضروری ہے۔ لہٰذا یہ قانون نافذ کیا جائے۔

اول:۔ اس ایکٹ کا نام قانون تحفظ مساجد پنجاب ۱۹۳۸ء ہوگا۔

دوم (الف) یہ قانون صوبہ پنجاب میں فوراً نافذ العمل ہوگا۔ اس قانون کا اثر ماضی پر بھی پڑے گا۔ دوسرے لفظوں میں یہ قانون جملہ نوعیت کے تمام مقدمات یعنی دعووں۔ اپیلوں۔ اور دیگر عدالتی کارروائیوں پر حاوی ہوگا۔ جو زیر سماعت ہوں۔ یا جن کا فیصلہ ہو چکا ہو۔

(ب) اگر کسی مقدمہ کا فیصلہ اس قانون کے نفاذ سے پہلے ہو چکا ہے۔ اور ایسا فیصلہ موجودہ قانون کے منشاء کے خلاف ہے تو وہ فیصلہ بالکل باطل ہو جائے گا۔ اس کے برعکس اس قسم کے سابقہ فیصلہ سے موجودہ قانون کی دفعات ہرگز کالعدم نہیں ہونگی۔

سوم۔ ایک مسجد جو اسلامی قانون کے ماتحت وقف ہو چکی ہے۔ وہ اپنی اصلیت ہمیشہ قائم رکھے گی۔ خواہ پنجاب کے رائج الوقت قوانین میں کوئی دفعہ اس کے منافی کیوں نہ ہو۔ اور خواہ اس کا متولی یا قابض کوئی کیوں نہ ہو۔ نیز مساجد کے متعلق جملہ منازعات کا فیصلہ خواہ فریقین کوئی ہوں۔ اسلامی قانون کے مطابق ہوگا۔

وضاحت:۔ ایک مسجد جو اسلامی قانون کے ماتحت وقف کی جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ کے لئے انسانوں کے مشترکہ استعمال کے لئے جدا کر دی جاتی ہے۔ اور ہمیشہ خداوند تعالےٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہوتی ہے ہندوستانی قانون میعاد یا پنجاب کے رائج الوقت کسی قانون میں جائداد کا لفظ جن معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ مساجد پر اس کا اطلاق ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اس مسودہ قانون کے لئے جو دفعات رکھی گئی ہیں۔ ان میں لفظی ترمیم و تنسیخ کے پہلو کو الگ رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ضروری اور اہم ہیں۔ اور اب یہ مسلمان ممبران پنجاب اسمبلی کا فرض ہے۔ کہ حکومت پر ان کی اہمیت ثابت کر کے اسے قانون بنوائیں۔ اس بارے میں ہمیں حکومت سے بھی توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ ہمدردانہ رویہ اختیار کرے گی۔ اور مسلمانوں کے زخمی قلوب پر مرہم رکھنے کی کوئی نہ کوئی صورت نکالے گی۔ پنجاب میں معابد کی حفاظت اور تقدس کے متعلق ایک نہایت واضح مثال اس وقت قائم ہو چکی ہے۔ جب حکومت نے گوردوارہ ایکٹ پاس کر کے مہنتوں کو گوردواروں سے بالکل بے دخل کر دیا۔ اور متعدد گوردواروں اور ان کی متعلقہ بڑی بڑی جائدادوں پر سکھوں کو قبضہ دے دیا تھا۔ اب نہ تو اس قدر مساجد کا معاملہ درپیش ہے اور نہ ان سے ملحقہ جائدادوں کا جھگڑا ہے۔ صرف مساجد کی تقدیس اور ان کے احترام کا سوال ہے جسے نہایت ہوشمندی اور تدبر کے ساتھ حل کرنا چاہیئے۔

شیخ عبدالرحمن مصری اپنے فیصلہ کے مطابق مجرم

۱۸ فروری کو شیخ عبدالرحمن مصری نے اپنے مکان پر چند مخرجین کے سامنے خطبہ جمعہ پڑھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کہا گو مرزا محمود مسیح موعود کا بیٹا ہے۔ مگر وہ اس قابل نہیں رہا۔ کہ خلافت پر قائم رہے۔ اور گو میں قتل بھی ہو جاؤں میں یہ کام ضرور سرانجام دوں گا۔ اور خدا کے فضل سے مجھے کامیابی ہوگی۔

پھر کہا وہ میرے برابر کام کرتے ہیں۔ پھر بھی ناکامی و نامرادی کا موتہہ دیکھیں گے۔ مجھے خدا پر پورا بھروسہ ہے۔ وہ میرے ساتھ ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ میرے ساتھ مقابلہ میں پورے اتریں۔ ان کی جماعت جھوٹ کے سہارے کھڑی ہے۔ اور جھوٹی ہے۔ خدا ان کو تباہ اور برباد کر دے گا۔ کیونکہ وہ میرے متعلق غلط بیانی سے کام لے کر جھوٹا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ مگر میں صداقت پر ہوں۔

تعجب ہے مصری صاحب اپنے ایک ٹریکٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر تو یہ الزام لگا چکے ہیں۔ کہ آپ بڑا بول بولتے ہیں۔ مگر خود اپنے متعلق اس قسم کے دعوے کر رہے ہیں۔ کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا۔ اگر یہی بات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرمائیں تو وہ کیونکر بڑا بول ہوگیا۔ جو شخص اپنے آپ کو حق پر یقین کرتا ہے۔ وہ دعوے کرتا ہے۔ کہ میں بفضل خدا کامیاب ہوں گا۔ اگر مصری صاحب اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے یہ دعوے کریں۔ تو ہم اسے ہرگز بڑا بول نہ کہیں گے۔ اور اگر وہ بغیر اس کے ایسا دعوے کریں گے تو جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔ ہمارے نقطۂ نگاہ سے نہ ہم ایسا دعوے کریں تو بڑا بول بولنے والے ہیں۔ اور نہ ہمارا دشمن جو اپنے آپ کو حق پر یقین کرتا ہے لیکن جو شخص اس قسم کے دعوے کو بڑا بول قرار دیتا ہے۔ جب وہ خود اسی قسم کا دعوے کرے۔ تو یقیناً اپنے فیصلہ کے مطابق مجرم ہے ؎

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا کیپٹن خلیفہ تقی الدین احمد صاحب فیض آباد یو۔پی اپنے لڑکے بشیر جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے کی صحت کے لئے احمد صاحب کھاریاں نرینہ اولاد کے لئے شیخ محمد عنایت اللہ صاحب اپنے مخالفین کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے محمد افضل خان صاحب جالندھر چھاؤنی اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے جو تین ماہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہے۔ ڈاکٹر نور احمد صاحب لکھن ضلع لائلپور اپنے والد صاحب کی صحت یابی کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ولادت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۷ فروری مجھے تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک خادم دین بنائے۔ خاکسار محمد عبد اللہ مقرب رسالہ خورد (۲) میرے ہاں گزشتہ ہفتے لڑکی تولد ہوئی۔ احباب درازیٔ عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر محبوب الرحمان بنگالی قادیان

دعائے مغفرت (۱) خاکسار کا چھوٹا بھائی فیض احمد بعمر ۲۲ سال فوت ہوگیا ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۹ فروری ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؎

نمبر	نام	مقام
۱۶۳	سائیں محمد صاحب	پونچھ
۱۶۴	محمد کفیل صاحب	بجنور
۱۶۵	برکت بی بی صاحبہ	ضلع گوجرانوالہ
۱۶۶	نثار احمد صاحب	” جہلم
۱۶۷	غلام محمد صاحب	” گجرات
۱۶۸	رحمت بی بی صاحبہ	” لائلپور

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق فہرستیں جلد بھجوائی جائیں

خلافت جوبلی فنڈ کے لئے کم از کم تین لاکھ روپے کا مطالبہ ہے۔ جسے جماعت نے آخر مارچ ۱۹۳۹ء تک پورا کرنا ہے۔ یہ رقم جماعتوں کے چندہ عام سے تقریباً ڈیوڑھی ہے۔ اور اتنی بڑی رقم کی فراہمی کے لئے خیال کیا جاسکتا ہے۔ کہ ہماری معمولی جدوجہد کافی نہ ہوگی۔ اس لئے درخواست ہے۔ کہ اس کے لئے غیر معمولی طور پر کوشش کی جائے۔ سب سے اول جوبلی فنڈ کے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے بہت جلد دفتر ہذا میں بھجوائی جائیں۔ اور کوشش ایسی ہو۔ کہ ہر ایک فرد جماعت سے خواہ مرد ہو یا عورت کافی رقم کا وعدہ لیا جائے۔ اور کوئی بھی فہرست میں درج ہونے سے نہ رہ جائے۔ اس کے بعد احباب کے وعدہ کے مطابق پوری کوشش اور اہتمام سے وصولی کی جائے۔ تا آخر مارچ ۱۹۳۹ء تک یہ رقم بطور شکرانہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جاسکے

ناظر بیت المال قادیان

حکیم فضل احمد صاحب سنیاسی کو اطلاع

حکیم فضل احمد صاحب سنیاسی نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک دوائی بطور ہدیہ پیش کر کے اس کی سفارش کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ لیکن نہ ہی خوراک کی مقدار کی اطلاع دی ہے۔ اور نہ ہی اپنے پتہ سے۔ اس اعلان کو پڑھ کر وہ سمجھ لیں۔ کہ ان کی سفارش کس طرح ہوسکتی ہے اور دوائی کس طرح استعمال کی جاسکتی ہے۔ پرائیویٹ سکرٹری

۲ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار سید محمد لائلپوری احمد آباد دسندھ) (۲) میرے بھائی چودہری فیض احمد صاحب گرداور قانونگو محکمہ بندوبست ضلع لاہور کی اہلیہ صاحبہ ۱۴ فروری کو فوت ہوگئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار ڈاکٹر نور احمد چک نمبر ۲۱۰ گ۔ب ضلع لائلپور

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔

اکثر باتیں جو ہمارے سلسلہ کے عقائد میں داخل ہیں۔ ان کے حوالے لوگوں کو یاد۔ بلکہ ازبر ہیں۔ مثلاً ہر ملک اور قوم میں خدا کی طرف سے رسول آیا۔ یہ سنتے ہی فوراً آیت وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر ہر احمدی کے ذہن میں آجاتی ہے۔ یا یہ بات کہ انسان کی پیدائش کی غرض اللہ تعالےٰ نے کیا بیان فرمائی ہے فوراً وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون زبان سے نکل جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ان کے علاوہ۔ ہمارے اور بھی بہت سے عقائد ہیں۔ مگر عام لوگوں کو ان کی بابت قرآنی حوالجات یاد یا معلوم نہیں ہوتے۔ اور وقت ضرورت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اس لئے نمونہ کے طور پر چند حوالے عرض کر دیتا ہوں۔ مزید خود کوشش کر کے نکال لیں۔ اور ایک نوٹ بک پر بطور یادداشت لکھ لیں۔

۱۔ دعویٰ با دلیل

قرآن جو صداقت پیش کرتا ہے۔ اس کے ساتھ عقلی دلیل بھی دیتا ہے۔ یہ بات کتبِ سابقہ میں نہ تھی۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ وقالوا لولا یاتینا بایۃ من ربہ اولم تاتہم بینۃ ما فی الصحف الاولیٰ (طٰہٰ ۱۳۴) یعنی مخالف کہتے ہیں۔ کہ کیوں نہیں یہ رسول کوئی نشان الٰہی ہمارے پاس لے کر آتا۔ ان کو جواب دے۔ کہ کیا یہ نشانِ صداقت کافی نہیں۔ کہ جو کچھ پہلی کتب میں تھا۔ اب اس قرآن میں اس کی دلیل بھی ان کے پاس آگئی ہے یعنی پہلی کتب صرف احکام اور دعوے اور بیانِ صداقت پر کفایت کرتی تھیں۔ مگر قرآن ان پر دلائل بھی دیتا ہے۔ اسی طرح اور کئی جگہ آیات بینات کا لفظ قرآن میں آیا ہے۔ اور اس کے معنے ہی مدلل احکام اور مدلل نشانات صداقت کے ہیں۔

۲۔ مرد کو عورت پر فضیلت

قرآن مرد عورت کی ہر طرح کی مساوات کا قائل نہیں۔ وہ تو فرماتا ہے۔ وللرجال علیہن درجۃ واللہ عزیز حکیم (بقرہ ۲۲۹) یعنی مردوں کو عورتوں پر تفوق حاصل ہے۔ کیونکہ عزیز و حکیم خدا نے ان میں طاقتِ جسمانی۔ اور عقل و حکمت زیادہ رکھی ہے۔ اسی طرح الرجال قوامون علے النساء بما فضل اللہ بعضہم علےٰ بعض وبما انفقوا من اموالہم فرمایا (نساء ۳۵) یعنی مردوں کو عورتوں پر اس لئے بھی فضیلت ہے۔ کہ ان کے قویٰ افضل ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ وہ عورتوں کو مہر اور نفقہ دیتے ہیں۔

۳۔ نبی کا کام

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود کیوں نمازیں نہیں پڑھاتے تھے۔ یا بعض لیکچر دوسروں سے کیوں پڑھواتے تھے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر کام نبی ہی کیا کرے۔ یہ تو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی ہر بات کا نمونہ کر کے دکھایا۔ ورنہ دراصل ضروری نہیں۔ مثلاً بادشاہی نبی کا اصل کام نہیں۔ اسی طرح سپہ سالاری بھی۔ ہاں یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ اصل کام نبی کا ہے۔ باقی کام دوسروں سے لے سکتا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔ سورہ بقرہ آیت ۲۴۷۔ جس میں طالوت کا قصہ ہے۔ وقال لہم نبیہم ان اللہ قد بعث لکم طالوت ملکا۔ یہاں نبی کے موجود ہوتے ہوئے بادشاہ اور سپہ سالار طالوت کو مقرر کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بعض دفعہ کافر شاعروں اور خطیبوں کے مقابلہ میں مسلمان شعرا اور خطبا کو کھڑا کر دیا کرتے تھے۔

۴۔ دنیا کیا ہے؟

زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث۔ (آل عمران آیت ۱۵) یہ ہے دنیا۔ یعنی عورت۔ اولاد۔ مال۔ جانور اور زمین

۵۔ خودکشی کی ممانعت

خودکشی کی ممانعت احادیث میں ہے مگر قرآن کی کونسی آیت اس سے منع کرتی ہے؟ ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما (النساء آیت ۳۰) یعنی اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ تو تم پر نہایت مہربان ہے۔ پھر یہ باتیں ناامیدی والی کیوں کرتے ہو۔

۶۔ دہریوں کی نیکیاں مذہب کے طفیل

دہریہ اور لامذہب لوگ بھی نیکی کرتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں۔ دیکھو ہم میں اور تم میں کیا عملی فرق ہے۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ تمہاری نیکی بھی اہلِ مذاہب کی نقل ہے بھلا کوئی نئی نیکی تو اپنی دکھاؤ۔ جو مذہب نے نہ سکھائی ہو۔ بلکہ تم نے خود ایجاد کی ہو۔ بس یہاں وہ ساکت ہو جاتے ہیں۔ دہریہ بھی حلال و حرام اور رشتے ناطوں میں اہلِ مذاہب کے ہی پیچھے چلتے ہیں۔ پس ان کی سب نیکیاں دوسروں کے طفیل ہیں۔ حوالہ:۔ اومن کان میتا فاحیینٰہ وجعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس (انعام آیت ۱۲۳) یعنی مومن کی کیا ہی شان ہے۔ کہ مردہ تھا۔ پھر ہم نے اس کو ہدایت دے کر زندہ کیا۔ اور اس کو ایک نور دیا جس کو لے کر وہ مخلوقات میں پھرتا ہے۔ اور اس کے نور سے اور لوگ بھی قدرتاً فائدہ اٹھاتے ہیں اور ٹھوکروں اور برائیوں سے بچتے ہیں۔ جیسا کہ کسی کے پاس رات کو لالٹین یا ٹارچ ہو۔ تو اس کی روشنی سے دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہی حال لامذہب انسان کا ہے۔ وہ اہلِ مذاہب خصوصاً مسلمانوں کی روشنی اور شریعت سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ مگر بے وقوفی سے انکار کرتا ہے۔ اور نیکیوں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔ حالانکہ وہ اسلام سے آئی ہیں۔

۷۔ قرآن میں سب خوبیاں

قرآن مجید میں تمام کتب سابقہ کی خوبیاں جمع کر دی گئی ہیں۔ فیہا کتب قیمۃ۔ (سورہ بینہ) اس میں سب سچی کتابیں داخل ہیں۔ وھذا کتاب انزلنٰہ مبارک (سورہ انعام) یعنی اس کتاب میں سب کتابوں کی خوبیاں جمع کر دی گئی ہیں بلکہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین سے تو استنباط ہوتا ہے۔ کہ اس میں تازہ اور نئی صداقتیں بھی ہیں۔ اور پرانی کتابوں کی سب صداقتیں بھی۔

۸۔ الہام حقہ سے محرومی

مخالفینِ اسلام معارف اور آسمانی علوم اور الہام حقہ سے محروم رہتے ہیں۔ ان الذین کذبوا بایٰتنا واستکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء۔ یعنی مکذب اور متکبر لوگوں پر آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ مطلب یہ کہ آسمانی علوم اور الہام حقہ سے وہ بے نصیب رہتے ہیں۔

۹۔ دین میں جبر نہیں

جبر دینِ اسلام بلکہ پہلے ادیان میں بھی نہ تھا۔ قال اولو کنا کارہین (اعراف) یعنی صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی لا اکراہ فی الدین نہیں فرماتے۔ بلکہ نہایت پرانے زمانہ کے ایک نبی حضرت شعیب بھی یہی فرماتے ہیں۔ کہ زبردستی مذہب نہیں بدلا جاتا؟

۱۰۔ عبد اور معبود کے فرائض

جس طرح مخلوق پر خدا کی عبادت فرض ہے اسی طرح معبود کے لئے کلام کرنا اور مخلوق کی ہدایت کا انتظام کرنا فرض ہے۔ الم یروا انہ لا یکلمہم ولا یہدیہم سبیلا۔ (اعراف ۱۴۹) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے جو بچھڑا بطور معبود کے بنا لیا تھا۔ اس کے معبود نہ ہونے کے لئے یہی دلیل کافی تھی۔ کہ وہ نہ تو اپنے پرستاروں سے کلام کرتا تھا نہ اس نے کوئی شریعت یا ہدایت ان کیلئے مقرر کی تھی۔

۱۱۔ شرک کیوں نہیں بخشا جاتا

ہر انسانی روح مکلف ہے موجود باری

اور توحید باری کے ماننے کی۔ یہ فطرتی مطالبہ ہے۔ اور ضروری نہیں کہ اسے توحید کا معلم ہی ملے۔ تو وہ مکلف سمجھی جائے۔ باقی ہر مسئلہ کے لئے علم اور تبلیغ کا ہونا ضروری ہے۔ توحید کے لئے نہیں۔ اس کا جوہر اور مکلف ہونا خداتعالیٰ نے انسان کے اندر ہی رکھ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرک بخشا نہیں جاتا۔ حتیٰ کہ یہ عذر بھی مقبول نہیں۔ کہ ہمارے بزرگ اور ہمارے چاروں طرف سب مشرک ہی مشرک تھے۔ اور ہم نے کسی کو توحید پر عامل دیکھا ہی نہ تھا۔ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلیٰ شھدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ھذا غافلین او تقولوا انما اشرک اباؤنا من قبل وکنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون۔

۲۔ نشان پاتے کے بعد گمراہی

خود "نشان" پاکر بھی انسان گمراہ ہو سکتا ہے۔ جیسے بعض مرتدین اور عبدالحکیم۔ ان لوگوں نے باوجود خود ملہم ہونے کے آیات اللہ کی قدر نہ کی۔ یا ان کو معمولی سمجھا یا تکبر کیا۔ کہ ہم کو بھی مامور یا اس کے خلیفہ کے مقابلہ میں یہ فضیلت حاصل ہے۔ یا دنیا کو مقدم کر لیا۔ واتل علیھم نبا الذی اٰتینٰہ اٰیٰتنا فانسلخ منھا فاتبعہ الشیطٰن فکان من الغاوین ولو شئنا لرفعنٰہ بھا ولکنہ اخلد الی الارض واتبع ھواہ (اعراف ۱۷۶)

۳۔ خشیت پیدا کرنے والے اسماء الحسنیٰ

بعض لوگ ہمیشہ خدا کے رحم اس کی مغفرت کرم ستاری اور عفو ہی کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس یکطرفہ بیان سے انکو اور سننے والوں کو نافرمانی اور گناہوں پر جرأت ہو جاتی ہے اور خداتعالیٰ کی دوسری صفات کو چھپانے کے باعث یہ لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ قہار منتقم اور ذوعقاب الیم بھی ہے۔ پس سید ھارات صفات الٰہی کے بیان کا اختیار کرو۔ اور اس آیت کے معنی پر غور کرو۔

غیر مبایعین اور مصری پارٹی میں اتحاد کی کیا وجہ ہے

جماعت احمدیہ کی طرف سے جب کبھی کہا گیا۔ کہ غیر مبایعین عداوت سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کے باعث ہم سے برسرپیکار ہیں۔ انہیں حضور سے ذاتی نقار ہے۔ تو ہمیشہ انہوں نے یہی جواب دیا۔ کہ ہمارا اختلاف محض عقائد کی وجہ سے ہے۔ ہم قادیانیوں کے مخالف ان کے غلط اعتقادات کے باعث ہیں۔ یہ جواب گزشتہ ربع صدی کے تجارب کے رو سے درست ثابت نہیں ہوا لیکن میں آج غیر مبایعین کے سامنے تازہ اختلافات کا معاملہ رکھتا ہوں۔

مصری پارٹی جماعت احمدیہ سے الگ ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ہم خلافت ثانیہ کے عزل کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ غیر مبایعین نے ان لوگوں کو خوش آمدید کہا۔ ان کے چھوٹے اور بڑے شیخ مصری وغیرہ کے جماعت سے علیحدہ ہونے پر خوشی کے مارے پھولے نہ سماتے تھے۔ اخبار "پیغام صلح" ان کے پروپیگنڈے کے لئے وقف ہو گیا کل تک جسے غیر مبایعین "دجال" لکھتے تھے۔ وہ آج مصری صاحب کا دست راست ہونے کے باعث ان کے نزدیک "حضرت مولانا" قرار پا گیا۔ باہم زیارتیں اور داد و ستد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ "پیغام صلح" کا فائل گواہ ہے۔ کہ مصری پارٹی کے شر انگیز فتنہ کو غیر مبایعین نے خلافت ثانیہ کے خلاف کامیابی کا بے نظیر اور آخری حربہ یقین کیا تھا۔ بجز چند شریف النفس اصحاب کے جملہ غیر مبایعین عملاً مصری پارٹی کے گند اچھالنے میں مددگار رہے۔ ٹریکٹوں کی اشاعت۔ امدادی رقوم کا مہیا کرنا اپنے حلقہ میں ان کی پوری پوری تائید کرنا ان کا دستور ہے۔ ان کو اپنانے میں غیر مبایعین نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ جن چند غیر مبایع دوستوں کو اپنی ذاتی نجابت یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے باعث یہ روش ناپسند تھی۔ ان کی تسلی کے لئے مولوی محمد علی صاحب نے اپنی "دلچسپی کی وجہ" مصری پارٹی کے متعلق یہ بیان کی۔ کہ

"بغیر یہ دریافت کرنے کے کہ ان (مصری پارٹی) کے نبوت اور کفر و اسلام کے بارے میں کیا عقائد ہیں۔ اور یہ دریافت کرنے کا موقعہ بھی ابھی نہیں ہم انہیں اپنے سے زیادہ قریب سمجھتے ہیں۔" (۱۸ اگست ۱۹۳۷ء)

لیکن آج جبکہ مصری صاحب نے عدالت میں حلفیہ بیان میں کہہ دیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور آپ کے منکرین کو کافر جانتے ہیں۔ کیا غیر مبایعین نے اس کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ ہرگز نہیں میں پوچھتا ہوں۔ اگر غیر مبایعین کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس لئے پرخاش ہے۔ کہ آپ نبوت حضرت مسیح موعودؑ اور کفر منکرین مسیح موعود کے قائل ہیں تو جبکہ مصری صاحب بھی ان دونوں عقیدوں میں غیر مبایعین سے اختلاف رکھتے ہیں۔ کیوں ان سے عداوت نہیں رکھی جاتی۔ کیوں ان کے عقائد کی تردید اور ان کو راہ راست پر لانے کے لئے علانیہ کوشش نہیں کی جاتی۔

دور کیوں جائیں مصری صاحب نے جو تازہ شگوفہ چھوڑا ہے۔ کہ خلفاء راشدین میں سے صرف پہلا خلیفہ ہی آیت استخلاف کا مصداق ہوتا ہے۔ اور صرف اسی کے انتخاب میں خدائی دخل ہوتا ہے۔ باقی خلفاء آیت استخلاف کے ماتحت نہیں ہوتے۔ اس لئے ان کو معزول کیا جا سکتا ہے۔ اور حضرت عثمان رضؓ کو بدبخت لوگوں نے قتل کر کے مصری صاحب کے نزدیک جائز ضرورت کے وقت "ایک رنگ میں معزول" کر دیا تھا۔ کیا یہ جدید مذہب اور مصری اختراع اہل پیغام کے نزدیک درست ہے۔ اور وہ اس سے متفق ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو غیر مبایعین بتلائیں۔ کہ اس بارے میں ان کی زبانیں گنگ اور ان کے قلم شکستہ کیوں ہو گئے۔ کیوں ان میں سے کسی کو یہ لکھنے کی توفیق نہ ہوئی کہ مصری صاحب کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ بلکہ خلفاء اربعہ آیت استخلاف کے مصداق تھے؟ اور خلافت ثانیہ آیت استخلاف کے ماتحت ہوتی ہے۔ ہاں وہ مولوی محمد علی صاحب جو خطبات میں بلا تعلق ہی "قادیانیوں" کا ذکر چھیڑ دیا کرتے ہیں۔ کیوں خاموش ہیں۔؟

کوئی دوست یہ گمان نہ کریں۔ کہ غیر مبایعین اس خیال میں مصری صاحب کے ہم عقیدہ ہوں گے اس لئے ساکت ہیں۔ کیونکہ آج تک ان کا شائع کردہ عقیدہ تو یہی ہے۔ کہ خلفاء اربعہ ہی آیت استخلاف کے مصداق تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ تو بدرجہ اتم اسکے مصداق تھے۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

(الف) "اس دوسری خلافت میں بعض وجود تو ایسے ہوئے۔ کہ وہ دونوں امور یعنے سلطنت اور رشد و ہدایت کو جمع رکھتے تھے۔ جیسے خلفائے راشدین مہدیین یعنے خلفائے اربعہ جنہوں نے آنحضرت صلعم کے بعد جسمانی اور روحانی دونوں قسموں کی بادشاہت کو اپنے وجود میں جمع کیا۔ کیونکہ یہ وہ پاک لوگ تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلعم کے رنگ کو بکمال اپنے اندر لے لیا۔" (بیان القرآن صفحہ ۱۳۶۱)

(ب) "یہ آیت (آیت استخلاف) اہل تشیع پر قطعی حجت ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت حق ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم نے جو معیار خلافت کا قرار دیا تھا۔ وہ کمال طور پر انہی دو

۴ وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ (اعراف ۱۸۱) ایک گمراہی اسمائے الٰہی میں یہ بھی ہے۔ کہ انسان صرف رحم والے

خلافتوں میں پورا ہوا" (ص ۱۳۶۲)

ان عبارتوں سے ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین کے نزدیک خلفاء راشدین چاروں خلفاء ہیں۔ اور وہ سب آیت استخلاف کے مصداق ہیں۔ ہاں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت تو کامل طور پر آیت استخلاف کی مصداق ہے غرض خلافت ثانیہ غیر مبایعین کے نزدیک بہر حال آیت استخلاف کے ماتحت ہوتی ہے اور مصری صاحب کا دارومدار ہی اس دعویٰ پر ہے۔ کہ خلافت فاروقی آیت استخلاف کے ماتحت نہیں تھی۔ کیا غیر مبایعین بتلا سکتے ہیں کہ وہ مصری صاحب کے جدید مذہب کی تردید سے کیوں خاموش ہیں۔ جبکہ انہیں یہ حدیث نبوی بھی معلوم ہے۔ کہ الساکت عن الحق شیطان اخرس؟

مجھے خدشہ ہے۔ کہ کہیں غیر مبایعین نے اندر ہی اندر اس عقیدہ کو بھی تبدیل نہ کر لیا ہو۔ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو یقیناً وہ موجودہ خاموشی کی کوئی معقول وجہ نہیں بتا سکتے۔ اور انہیں ماننا پڑے گا۔ کہ وہ مصری صاحب سے اپنے اختلاف عقائد کو اس لئے چھپا رہے ہیں۔ کہ وہ ان دنوں خلافت ثانیہ کے خلاف کھڑے ہو کر ان کے لئے بطور آلۂ کار کام کر رہے ہیں۔

پس ثابت ہے کہ درحقیقت غیر مبایعین کا سارا زور مخالفت سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کے لئے ہے۔ انہیں ان سے ذاتی عداوت ہے۔ عقائد کو تو محض ایک سہارا بنایا گیا ہے۔ ورنہ کوئی بتلائے کہ غیر مبایعین باوجود مصری پارٹی کے نبوت۔ کفر و اسلام اور مصداق آیت استخلاف میں ان سے صریح مخالف ہوتے کے خاموش کیوں ہیں۔ نہ مولوی محمد علی صاحب بولتے ہیں۔ نہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں۔ اور نہ ہی ڈاکٹر محمد حسین صاحب شر افشانی کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایڈیٹر پیغام بھی چپ ہیں۔ آخر یہ خاموشی کیوں ہے۔

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ شائع ہو گئے ہیں

ایک لمبے عرصہ سے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کی مانگ بیرونی جماعتوں کی طرف سے ہو رہی تھی۔ لیکن بعض مصروفیتوں اور دیگر حالات کی وجہ سے ان کی اشاعت معرض التواء میں چلی آتی رہی۔ اب یہ مجموعہ قواعد چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ جو کہ ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ قواعد کی تعداد علاوہ بائی لاز یعنی قواعد اساسی کے جو کہ تعداد میں ۱۸ ہیں۔ ۸۰۰ معہ ضمنی قواعد کے ہے۔ ہر ایک شہری مقامی جماعت کے کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ اس مجموعہ قواعد کو خریدیں۔ پڑھیں اور انجمن کے قواعد و ضوابط سے واقفیت حاصل کر کے نظام سلسلہ کو ان کے مطابق مضبوط تر بنانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ان کو جمع کرنے اور شائع کرنے کی اصل غرض یہی ہے۔ حسب ضرورت دیہاتی جماعتوں کے عہدیدار بھی خرید سکتے ہیں۔

یہ مجموعہ قواعد جس میں مقامی انجمنوں اور لجنات اماء اللہ کے قواعد بھی شامل ہیں دفتر ناظر اعلیٰ سے ایک روپیہ فی نسخہ کے حساب سے مل سکتا ہے۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہے۔ جو کہ ۳؍ فی نسخہ اندرون ہند میں اور ۴؍ فی نسخہ بیرون ہند میں ہوگا۔ جو اصحاب بصیغہ رجسٹری منگوانا چاہیں۔ جو کہ حفاظت کا ذریعہ ہے۔ وہ موازی ۳؍ زائد ارسال فرمائیں۔

(ناظر اعلیٰ)

تحریک جدید دور اول کا چندہ ادا کیا جائے

تحریک جدید دور اول میں جو احباب اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکے انہیں چاہیئے کہ یا میعاد میں اضافہ کرالیں۔ اور اگر وعدہ پورا کرنا ممکن نہ ہو تو وہ معافی لے لیں۔ تا ان پر وعدہ خلافی کا گناہ نہ ہو۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ کے ڈائننگ ہال کیلئے

چندہ کی نویں قسط

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ یہ تحریک اب جلد جلد قبولیت حاصل کر رہی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ جلد سے جلد احباب یہ خردہ سنیں گے۔ کہ کل رقم پوری ہو گئی ہے۔ اس ڈائننگ ہال کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی طرف سے ایک سو روپیہ عطا فرمایا تھا جزاہ اللہ احسن الجزا۔

میں نے اس چندہ کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عطیہ سے کرتے ہوئے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کہ کیا اچھا ہو اگر جماعت کے انتیس احباب ایک ایک سو اس چندہ میں عنایت کر کے اس نخر کے بجا حامل ہوں۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک خاص چندہ میں ایک خاص رقم دے کر شامل خیر ہیں اس خواہش کو میں پھر دہراتا ہوں۔ امید ہے کہ جماعت کے مخلصین احباب اس طرف خصوصیت سے توجہ فرمائیں گے۔ اور ایک ایک سو روپیہ کی رقم اس چندہ میں دے کر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں گے۔ لیکن میرا اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ ایک سو سے کم دینے والے اس چندہ کے مطالبہ میں میرے مخاطب نہیں۔ بلکہ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقلید میں اور حضور کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے صرف انتیس ۲۹ احباب ہی ایک سو روپیہ عطا فرما دیں۔ تو پھر ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ کہ کسی اور صاحب سے چندہ لیا جائے۔

تمام دوست اس چندہ کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کو ارسال فرما دیں اور تصریح کر دیں۔ کہ یہ مہمان خانہ کے کھانے کے کمرہ کی تعمیر کے لئے ہے۔ اب میں اس چندہ کی نویں قسط شائع کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ احباب کرام جلد سے جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش فرما دیں گے۔

نمبر شمار	نام معطی	رقم	کیفیت
۹۳	محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	۵۰ر	نقد ادا کر دئے ہیں
۹۴	چوہدری نقیر محمد صاحب	۱۰ر	"
۹۵	جناب بابو محمد امین صاحب سول لائن۔ لاہور	عہ	"
۹۶	جناب ڈاکٹر نیاز محمد خاں صاحب کسووالی	۴ر	"
۹۷	جناب معراج دین صاحب سکرٹری جماعت بغداد	۲۵ر	"
۹۸	جناب ایم عبدالرشید صاحب بھٹنڈہ	۸ر	"
۹۹	جناب بدر علی صاحب دہلی	۶ر	"
۱۰۰	جناب محی الدین صاحب نوشہرہ	عہ	"
۱۰۱	جناب ملک برکت علی صاحب کنجاہ	عہ	"
۱۰۲	جناب فضل دین صاحب بنگہ	عہ	"

گذشتہ میزان انیس سو تیرہ روپیہ ایک آنہ چھ پائی بنتی ہے۔ موجودہ میزان اکانوے روپے بارہ آنہ ہوتی ہے۔ کل میزان دو ہزار چار روپیہ تیرہ آنے چھ پائی ہوئی۔ اب باقی صرف نو سو پچانوے روپے دو آنہ چھ پائی رہ جاتے ہیں۔ امید ہے کہ میری اس تحریک کو پڑھتے ہی دوست فوری توجہ فرمائیں گے۔

ناظر ضیافت

پرنس آف ویلز ملٹری کالج ڈیرہ دون میں داخلہ

(۱) پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون میں اس ٹرم کے لئے جو یکم اگست ۱۹۳۶ء سے شروع ہوگی چند خالی آسامیوں کے واسطے درخواستیں مطلوب ہیں۔

(۲) مقامی حکومت کی سفارش پر ہز ایکسی لینسی حضور کمانڈر انچیف طلبا کو نامزد کریں گے۔

(۳) پنجاب کے درخواست کنندگان ایک سیلیکشن بورڈ (مجلس انتخاب) کے روبرو جس کے صدر ہز ایکسی لینسی گورنر بہادر ہونگے۔ مورخہ ۲۲ر اپریل ۱۹۳۶ء کو بروز جمعہ گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں پیش ہونگے۔

(۴) محولہ بالا مجلس انتخاب کے روبرو پیش ہونے کی غرض سے درخواستیں اسی ضلع کے جہاں درخواست کنندہ عام طور پر سکونت رکھتا ہو۔ ڈپٹی کمشنر کی وساطت سے ایسی تاریخوں پر پیش کی جائیں۔ کہ وہ پرائیویٹ سیکرٹری ہز ایکسی لینسی گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں ۱۴ر اپریل ۱۹۳۶ء کو یا اس سے پیشتر پہنچ جائیں اس تاریخ کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ درخواست کے فارم اور ہر قسم کی مزید واقفیت متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے حاصل ہو سکتی ہے۔

(۵) درخواستوں کے ہمراہ مندرجہ ذیل دستاویزات ہونی چاہئیں۔

(الف) عمر کے متعلق سارٹیفکیٹ

(ب) ایک تحریری اقرار نامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ میں ہندوستانی فوج۔ ایئر فورس یا رائل انڈین نیوی میں ملازمت کو درخواست کنندہ کا مستقل پیشہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

(ج) ایک تحریری اقرار نامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ مجھے مقررہ فیس کی مقدار کے متعلق علم ہے۔ اور میں مقررہ فیس ادا کر سکتا ہوں اور ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔

(د) ایک تحریری اقرار نامہ جس پر والد یا سرپرست کے دستخط ہوں۔ اس مضمون کا کہ درخواست کنندہ غیر شادی شدہ ہے اور جب تک وہ کالج میں رہے گا اور بعد ازاں جب تک وہ انڈین ملٹری اکاڈیمی۔ رائل ایئر فورس کالج کرینویل یا رائل انڈین نیوی میں داخلہ کے لئے تعلیمی نصاب مکمل نہیں کرے گا شادی نہیں کرے گا۔

(۶) درخواست کنندگان کی عمر گیارہ سال ہونی چاہیئے اور یکم اگست ۱۹۳۶ء کو ۱۲ سال سے کم ہونی چاہیئے۔

(۷) جن درخواست کنندگان کو سیلیکشن بورڈ منتخب کرے گا۔ ان کا ۲۳ر اپریل ۱۹۳۶ء کو انڈین ملٹری ہسپتال لاہور چھاؤنی میں طبی معائنہ کیا جائے گا۔

(۸) کالج بیشتر ان ہندوستانی یا اینگلو انڈین نوجوانوں کے لئے ہے جو بعد ازاں ہندوستان کی بری افواج۔ انڈین ایئر فورس یا رائل انڈین نیوی میں کمیشن حاصل کرنے کی غرض سے کیڈٹ کالج میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور ان صیغوں میں سے کسی ایک کی ملازمت کو اپنا مستقل پیشہ بنانے کے خواہشمند ہیں۔ اس جماعت کے طلبا کالج میں رعایتی فیس پر داخل کئے جاتے ہیں۔

اگر اس جماعت کے کسی ایک ٹرم کے لئے درخواست کنندگان کی اتنی تعداد اس ٹرم کے متعلق خالی آسامیاں پُر کرنے کے واسطے ناکافی ہو۔ تو ایسے درخواست کنندگان جو محولہ بالا صیغہ جات میں سے کسی ایک کی ملازمت کو اپنی زندگی کا مستقل پیشہ بنانا نہیں چاہتے۔ وہ اتنی رقم ادا کرنے پر کالج میں داخل ہو سکتے ہیں جو حکومت ایک کیڈٹ کو کالج میں تعلیم دلوانے پر صرف کرتی ہے۔

(۹) اس کالج میں انگریزی طرز پر پبلک سکول کے معیار کی تعلیم کا انتظام ہے اور اس کا تعلیمی نصاب ایسا ہوگا کہ اگر لڑکا کسی کیڈٹ کالج یا رائل انڈین نیوی میں داخلہ کے امتحان مقابلہ میں ناکام رہے تو وہ کسی یونیورسٹی میں اس طرح داخل ہو سکے گا۔ گویا اس نے معمولی سکول میں تعلیم حاصل کی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ خود کالج کا ایک خاص سکول لیونگ سرٹیفکیٹ ہے۔ جو آر۔ آئی۔ ایم سی ڈپلومہ، کے نام سے موسوم ہے اور جو یونیورسٹیوں میں داخل ہونے کے لئے اس طرح تسلیم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ ڈپلومہ جو اجمیر۔ لاہور۔ راجکوٹ اندور اور رائے پور کے چیف کالجوں کا آخری امتحان پاس کرنے پر طلباء کو دیا جاتا ہے۔

(۱۰) نصاب تربیت۔ فیس۔ طبی علاج کالج سے نام خارج کرانے یا کرنے وظائف اور انتظام قیام وطعام وغیرہ کے متعلق جملہ معلومات اس ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ جہاں امیدوار عام طور پر سکونت رکھتا ہے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

توسیع مساجد کا مبارک کام

اگرچہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ مسجد اقصیٰ کی توسیع ایک حد تک ہو چکی ہے لیکن چونکہ بفضلہ تعالیٰ جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ یہ توسیع بھی کافی نہیں رہی۔ ہر جمعہ کے روز سینکڑوں نمازی مسجد میں جگہ نہ ملنے کے سبب گلی کوچوں۔ ملحقہ مکانوں اور دوکانوں کی چھتوں پر نماز پڑھنے کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسجد مبارک کی توسیع کا معاملہ بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ مسجد اقصیٰ کا۔ یہ مسجد بھی بالکل ناکافی ہے۔ بسا اوقات نمازیوں کو دھوپ میں چھت پر نماز پڑھنی پڑتی ہے۔ یا موسم گرما میں رات کی نمازیں مسجد کے اندر پڑھنی ہوتی ہیں۔ اس مسجد کی توسیع کے لئے بھی ملحقہ دوکانیں خریدی جا چکی ہیں۔ تعمیر مساجد ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی کا کام ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ من بنیٰ مسجدًا بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ۔ یعنی جو شخص مسجد بنائے گا اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں مکان بنائے گا۔ یہ حدیث تو عام مساجد کی تعمیر کے لئے ہے۔ لیکن اس وقت جماعت کے سامنے ایسی مساجد کی تعمیر کا سوال درپیش ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نسبت رکھتی ہیں اور مسجد نبوی کے قریب درجہ رکھتی ہیں پس ان احباب کے لئے جو اس ثواب میں شامل ہونا چاہیں نہایت عمدہ موقع ہے۔ کہ روپیہ فوراً محاسب صاحب کے نام بھیجیں۔ اس چندہ کے لئے کوئی شرح مقرر نہیں اور نہ ہی کوئی جبر ہے۔ دوست خوشدلی کے ساتھ جس قدر بھی چندہ دینا چاہیں شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔ مستورات کو بھی اس تحریک سے مطلع کر دیا جائے۔ تا اگر وہ چاہیں تو وہ بھی اس ثواب میں شامل ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

یوم تبلیغ کیلئے بہترین روحانی تحائف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت

یہ گورمکھی سیرت جس کا نام پوتر جیون ہے۔ اسے سکھوں کے چوٹی کے فاضلوں مثلاً سردار بہادر بھائی کاہن سنگھ آف نابھہ سردار بہادر بھائی ارجن سنگھ آف باگڑیاں۔ گیانی ہیرا سنگھ درد آف پھلواڑی نے بیحد پسند کیا۔ اور تبصرہ میں لکھا۔ کہ اس کتاب کے پڑھنے سے ہمارے دلوں میں شری حضرت محمد جی مہاراج کی شان بہت بڑھ گئی ہے۔ اور یہ کتاب اس پایہ کی ہے۔ کہ اسے لائبریریوں میں بہت اونچی جگہ ملنی چاہئے اور محققین کو خاص طور پر اس بلند پایہ کتاب کا مطالعہ کرنا چاہئے صفحات ۵۵ (پانچسو پچپاس) جلد سنہری گھر کی لاگت ایک روپیہ چار آنہ سے بھی زیادہ مگر یوم تبلیغ یعنی ۶ مارچ کیلئے ہدیہ صرف ۱؍ محصولڈاک ۶؍ آنے علاوہ اکٹھی منگوانے میں محصولڈاک کا فائدہ رہیگا۔

قرآن مجید کا ہندی ترجمہ

اس ترجمہ کو ہندی دانوں نے بے حد پسند کیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بغیر کسی اشتہار کے یہ خاصی تعداد میں نکل گیا ہے۔ ٹائپ بہت اعلیٰ۔ سائز کلاں۔ حجم قریباً آٹھ سو صفحات۔ جلد سنہری کاغذ بہترین۔ گھر کی لاگت فی کاپی پانچ روپیہ سے بھی زیادہ مگر ۶ مارچ یعنی یوم تبلیغ پر کاغذ اعلیٰ ہدیہ فی کاپی دو روپیہ آٹھ آنے اور کاغذ درجہ دوم۔ ہدیہ فی کاپی صرف ایک روپیہ بارہ آنے۔ محصولڈاک چودہ آنے علاوہ اکٹھی جلدیں منگوانے میں محصولڈاک کا فائدہ رہیگا

ملنے کا پتہ:- **مینیجر اخبار نور۔ نور بلڈنگ قادیان پنجاب**

(دوائی اٹھرا)

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست سوتے بچپش درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان چھاوا یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر لاہور

کیس ۱۶۷ بابت ۱۹۳۸ء

دربارہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۳ء اور دربارہ نالی گنج چیمبر لمیٹڈ (زیر دیوالہ) اور دربارہ درخواست از آفیشل لیکویڈیٹرز زیر دفعہ ۱۹۶ آف دی انڈین کمپنیز ایکٹ برائے پبلک ایگزامینیشن آف لالہ ویربھان معہ پانچ کس دیگر اشخاص

جملہ متعلقین کو اطلاع

بذریعہ تحریر ہذا یہ نوٹس شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ہائیکورٹ میں ۴ مارچ ۱۹۳۸ء صبح دس بجے کا وقت لالہ ویربھان۔ دلیس راج۔ کپور چند۔ دیوا سنگھ اور رادھے مل ڈائرکٹرز اور لالہ پنا لال منیجر کمپنی مذکورہ بالا پر پبلک جرح کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تمام دلچسپی لینے والے اشخاص کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس مذکورہ بالا ڈائرکٹروں اور منیجر پر اس جرح میں حصہ لے سکتے ہیں

آج بتاریخ ۱۷ فروری ۱۹۳۸ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر ہائی کورٹ جاری کیا گیا۔

(دستخط) کے۔ سی ویب ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

باجلاس خان بہادر شیخ عنایت اللہ خانصاحب آنریری

سب جج بہادر درجہ چہارم سیالکوٹ چھاؤنی

۱۰۲ ۱۹۳۷ء

(۱) لالہ ہیرا لال (۲) لالہ گلجس رائے (۳) لالہ پیارا لال (۴) جگندر لعل پسران لالہ ہزاری شاہ اقوام چینی سکنہ شہر سیالکوٹ مدعی۔

بنام

(۱) حسن محمد ولد اللہ دتہ قوم جٹ کشمیری سکنہ شہر سیالکوٹ محلہ پٹھانان حال وارد کوئٹہ (۲) احمد دین ولد محمد عبد اللہ قوم کشمیری سکنہ شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب محلہ تانیانوالی مدعا علیہم

دعویٰ لاپانے مبلغ ۲۸۱/۶/۰ روپیہ بابت رہن نامہ مورخہ ۱۶ ۷/۳۱

مبلغ ۱۵۲/۰ روپیہ بابت ایزادی رہن نامہ مورخہ ۱۸ ۲/۳۳

اشتہار بنام حسن محمد مدعا علیہ ۱ مذکورہ بالا۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ ۱ مذکورہ بالا کی تعمیل بذریعہ سمن ہونی مشکل ہے۔ لہذا مدعا علیہ ۱ مذکور کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کر کے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ ۱ بتاریخ ۱۹۳۸/ ۳/۲۸ کو حاضر عدالت ہذا آکر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۹۳۸/ ۲/۱۵ کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہری پور ۲۰ فروری۔ سبجیکٹس کمیٹی کے اجلاس میں موجودہ آئینی تعطل کے سلسلہ میں بحث ہو رہی تھی۔ کہ اجلاس میں شور برپا ہو گیا۔ سردار پٹیل بحث کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور انہوں نے سوشلسٹوں پر شدید اعتراض کرنے شروع کر دیئے۔ سوشلسٹوں نے "ہٹلر" "ہم جواب نہیں دیں گے" کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔

لنڈن ۲۰ فروری۔ برطانی کابینہ کا اجلاس کل بھی منعقد ہوا تھا۔ اور آج بھی ہوا۔ کابینہ کے پے درپے اجلاسوں کی وجہ سے لنڈن کے غیر ملکی سیاستدانوں میں یہ افواہ ہے کہ گذشتہ چند دنوں سے یورپ میں جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اسی کی وجہ سے برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین اور امور خارجہ مسٹر ایڈن کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ مسٹر چیمبرلین یہ چاہتے ہیں کہ برطانیہ اور اطالیہ کے درمیان گفتگو نے مصالحت جلد سے جلد شروع کی جائے۔ اس کے برعکس مسٹر ایڈن یہ چاہتے ہیں کہ پہلے ہسپانیہ کے مسئلہ کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔

روما ۱۹ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک اطالوی فوجی طیارے کو دوران پرواز میں شدید حادثہ پیش آیا۔ جس کی وجہ سے ۳ افراد بہ پانچ افسر ہلاک ہو گئے۔

اسکندریہ ۱۹ فروری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سبز پوشوں کے ایک اجلاس میں شدید فسادات رونما ہونے جس سے ۴۰ سے زیادہ آدمی مجروح ہوئے مجروحین میں تین عورتیں اور چند یورپین بھی ہیں۔ ۳۰۰ سے زیادہ آدمیوں کے مجمع نے جو سابق وزیر اعظم نحاس پاشا کی تائید میں زبردست نعرے لگا رہا تھا۔ اس مکان پر جس میں اجلاس ہو رہا تھا متعدد بار حملہ کرنے کی کوشش کی۔ ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے پولیس طلب کی گئی جس نے لاٹھی چارج کیا۔ متعدد موٹر کاریں بسیں اور دو کانوں کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں

حیفا ۱۹ فروری۔ اتھلت کے قریب ایک جماعت نے ایک یہودی کی ٹیکسی پر گولیاں برسائیں جس کی وجہ سے ایک برطانی افسر ہلاک ہو گیا۔ ایک انگریز عورت بھی شدید مجروح ہوئی۔ قاتلوں کے سراغ میں شکاری کتے حیفا کے نزدیک موضع اسکم تک پہنچے حکام نے موضع مذکور کا فوراً محاصرہ کر لیا۔ اور دیہاتیوں کی بھیڑیں اور بکریاں پکڑ لیں ایک عرب نے فوجی محاصرہ سے نکلنے کی کوشش کی۔ لیکن اسے گولی سے اڑا دیا گیا۔

لنڈن ۲۰ فروری۔ آئندہ انگلستان سے ٹوکیو تک کی فضائی ڈاک کی شرح ½ اونس تک کے لفافہ کے لئے ۲ پنس اور کارڈ کے لئے ½ ۱ پنس ہوگی۔ اسی طرح آئندہ انگلستان سے ایک ہفتہ میں مصر کو ۵، کلکتہ کو ۴، اور ملایا کو ۲، فضائی سروسیں جایا کریں گی۔ ہوائی ڈاک اسکندریہ تین چار دنوں میں کلکتہ ایک ہفتہ میں اور سنگاپور دس دن میں پہنچ جائے گی۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ بحرین سیلون۔ برما اور سنگاپور کی طرف ہوائی ڈاک میں پارسل نہیں جایا کرینگے

ہنکاؤ ۲۰ فروری۔ مشرق بعید کی تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ مانچوکو سے جاپانی فوجیں چین میں بھیجی جارہی ہیں۔ غیر ملکی مفکرین کا خیال ہے کہ جاپان کو اب اس امر کا یقین ہو گیا ہے کہ روس کی طرف سے چین وجاپان کی جنگ میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ مانچوکو میں مقیم جاپانی فوجیں چین بھیجی جارہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مانچوکو سے ۶۰ ہزار سپاہ چین پہنچ رہی ہے۔

وکٹھل نگر ۱۸ فروری۔ آج تمام کانگرسی وزراء اعظم اور وزیروں کی ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں موجودہ آئینی تعطل کے متعلق تبادلہ خیالات کیا گیا مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی بھی کانفرنس میں شریک ہوئے اگرچہ میٹنگ کی کارروائی کے متعلق انتہائی رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ فیصلہ یہ ہوا کہ باقی صوبوں کی وزارتوں کو مستعفی ہونے کے لئے نہ کہا جائے۔

پٹنہ ۲۰ فروری۔ حال میں گورنر بہار نے مسٹر سی۔ پی۔ این سنہا کو طلب کیا تھا جس سے یہ افواہ پھیل گئی تھی۔ کہ وہ عارضی وزارت مرتب کرنے پر رضامند ہو جائینگے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ صورت حالات نے سمجھوتہ کے دروازے بند نہیں کئے۔ بلکہ عنقریب عوام دیکھ لینگے کہ گورنروں کے ساتھ گفت وشنید کے بعد کانگرسی وزراء دوبارہ اپنے عہدوں پر متمکن ہو جاتے ہیں۔ بہار اسمبلی میں مسلم انڈی پنڈنٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر محمد یونس نے مولانا ابوالکلام آزاد کے تار کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں عارضی اتحادی وزارت کے قیام میں ہرگز حصہ نہیں لونگا۔

جنیوا ۱۹ فروری۔ لیگ آف نیشنز کو یہ عرضداشت موصول ہوئی ہے کہ جرمنی میں اس وقت ۱۰ ہزار آدمی اپنے پولیٹیکل خیالات کی وجہ سے جیل میں ہیں اور جب سے ہر ہٹلر برسر اقتدار آیا ہے ۱۰۰ اشخاص کو پھانسی دی جا چکی ہے۔

پیرس ۱۹ فروری۔ دریائے الفامبرا کے مشرق میں ہسپانوی باغیوں اور سرکاری افواج کے درمیان جنگ ہوئی۔ قومیت پسندوں کا دعوٰی ہے کہ ہم پندرہ میل کے محاذ میں چار میل تک پیش قدمی کر چکے ہیں بارسیلونا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ہسپانوی خانہ جنگی کے روز اول سے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۷ء تک میڈرڈ میں ۶ ہزار انسان قتل ہو چکے ہیں۔ جن میں ۲ ہزار عورتیں اور ۶ سو بچے شامل ہیں ۱۳۷ عمارتیں ملبے کا ڈھیر بن گئیں۔ یہ نقصان صرف ہوائی تاخت کے نتیجہ میں ہوا۔ توپ خانہ کی بمباری سے ایک ہزار اشخاص ہلاک اور ۸۱۳ عمارات تباہ ہو گئیں۔

ہانگو ۱۹ فروری۔ دریائے زورا کا ایک پل جو تین میل لمبا تھا چینیوں نے گرا دیا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی